4395- نصرانی کا روح کے بارہ میں سوال

سوال

اسلام میں روح کیا چیز ہے ؟

مثلا روح کیا ہے اور اس کی حدود کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے ، اور روح بھی مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے ، اس حقیقت وغیرہ کا علم تو اللہ تعالی کی خصوصیت ہے. جس طرح کہ حدیث میں وارد ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسملم کے ساتھ ایک کھیتی میں تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چھڑی پر سہارا لیے ہوئے تھے کہ اچانک وہاں سے کچھ یھودیوں کا وہاں سے گذر ہوا تو وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارہ میں سوال کرو تو وہ کہنے لگا کہ تمہاری کیا رائے ہے کہ اس کے پاس چلیں تو ایک نے کہا نہیں کہیں وہ ایسی بات نہ کہہ دے جسے تم ناپسند کرتے ہو۔

وہ کہنے لگے کہ اس سے پوچھو تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارہ میں سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی اور جواب نہیں دیا تو مجھے یہ علم ہوگیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے تو میں اپنی جگہ پر ہی کھڑا ہوگیا تو جب وحی کا نزول ہوچکا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

.{اور وہ آپ سے روح کے بارہ میں سوال کرتے ہیں آپ کہ دیں کہ روح میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں تو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے }. صحیح بخاری ۔

اور اللہ تعالی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب وسنت میں روح کے کئی ایک اوصاف بیان کیے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

وہ قبض اور فوت ہوتی ہے اور اسے جکڑا اور کفن میں لپیٹا جاتا ہے ، وہ آتی اور جاتی ہے اوپر چڑھتی اور نیچے اترتی ہے ، اور وہ اس طرح نکل جاتی ہے. جس طرح کہ آٹے سے بال نکلتا ہے ۔ ۔

تو انسان پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ ان صفات کو جو کہ قرآن مجید اور سنت نبویہ میں وارد ہیں ثابت کرے اس کے ساتھ ساتھ کہ روح بدن کی طرح نہیں ہے ۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اس میں روح پھونکی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بھی اس کا ذکر کیا ہے :

(اللہ تعالی نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو آدم علیہ السلام نے چھینک ماری اور الحمد للہ کہا تو انہوں اللہ تعالی کی اجازت سے ہی اللہ تعالی کی تعریف کی تو آدم علیہ السلام کو ان کے رب نے کہا اے آدم اللہ تعالی تجھ پر رحم کرے ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں انہیں جا کر

السلام علیکم کہو توانہوں نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا پھر آدم علیہ السلام اپنے رب کی پاس واپس آئے تواللہ تعالی نے کہا کہ یہ تیرا سلام ہے اور ان کا بھی آپس میں یہی سلام ہے) سنن ترمذی نے اسے حسن کہا ہے دیکھیں سنن ترمذي (3290) ۔

اللہ تعالی فرشتے کوماد ررحم میں پائے جانے والے بچے میں روح پھونکنے کے لیے بھیجتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں اس کا ذکر ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اوروہ صادق ومصدوق ہیں کہ تم میں سے ہرایک اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس یوم تک جمع کیا جاتا ہے پھراسی طرح چالیس یوم میں خون کا لوتھڑااور پھر اسی طرح چالیس یوم میں گوشت کا ٹکڑا پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے تووہ اس میں روح پھونکتا ہے اوراسے چارچیزوں کا حکم دیا جاتا ہے اس کے رزق اور موت اوراسے عمل اور شقی یا سعید کے بارہ میں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (4781) ۔

اورروح نیچے پاؤں کی انگلیوں سے اوپر کی جانب قبض کی جاتی ہے توجب وہ حلق تک پہنچتی ہے تومرنے والے شخص کا غرغرہ شروع ہوجاتا ہے اوراس کی آنکھیں اوپر کواٹھ جاتی ہیں ۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے توان کی آنکھیں پھٹ چکی تھی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بند کیا پھر فرمانے لگے : بلاشبہ جب روح قبض کی جاتی ہے توآنکھ اس کا پیچھا کرتی ہے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1528) ۔

اورفرشتے روح سے ملتے جلتے ہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(فرشتے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح سے ملے تواسے کہنے لگے کیا تونے کوئ اچھا کام کیا ہے تواس نے جواب دیا کہ میں اپنے ملازموں سے کہا کرتا تھا کہ تنگ دستوں سے درگزر کرو تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے اس سے درگزر کردیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (1935) ۔

فرشتے روح قبض کرنے کے بعد اسے آسمان پر لے جاتے ہیں جس طرح کہ حدیث میں بھی وارد ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تواسے فرشتے مل کر بٹھاتے ہیں ۔ ۔ ۔ اورانہوں نے اس روح کی اچھی خوشبوذکر کیا اور کستوری کا بھی ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آسمان والے کہتے ہیں زمین سے اچھی روح آئ ہے تجھ پر جس جسم میں توتھی اللہ تعالی اپنی رحمت کرے تووہ اسے لیکر اللہ تعالی کے پاس لے جاتے ہیں پھروہ کہتا ہے کہ اسے سدرۃ المنتھی تک لے جاؤ ۔

وہ کہتے ہیں کہ جب کافر کی روح نکلتی ہے ۔ ۔ اورانہوں نے اس کی گندی بدبو کا ذکر کیا اور لعنت کا بھی اوراہل آسمان کہتے ہیں کہ زمین سے خبیث روح آئ ہے ، وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ اسے سجین کی طرف لے جاؤ (جوکہ کفار کی روحوں کی جگہ ہے) ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ وسلم نے اپنے ناک پر رکھا ہوا رومال ہٹایا ۔ صحیح مسلم (5119) ۔

روح نکلنے کے بارہ میں تفصیل سے امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کی ہے :

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازہ میں گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہوں اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس سے وہ زمین کرید رہے تھے ، توانہوں نے اپنا سر اٹھایا اورفرمانے لگے عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار دھرائ پھر فرمانے لگے :

جب مومن بندہ اس دنیا سے آخرت کی طرف جارہا ہوتا ہے تو آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج ہوں ان کے پاس جنت کا کفن اور خوشبو ہوتی ہے حتی کہ وہ اس کے سامنے حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سر کے قریب بیٹھتا اور کہتا ہے اے اچھی جان اپنے رب کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چلو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روح اس طرح نکلتی ہے جس طرح کہ مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہتا ہے، تو فرشتہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے اور پلک جھپکتے ہی اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے جنتی کفن اور خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے زمین میں پائی جانے والی سب سے اچھی قسم کی کستوری کی خوشبو نکلتی ہے، تو وہ اسے لیکر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ کہتا ہے یہ اچھی روح کس کی ہے ؟

تو وہ کہتے کہ یہ فلاں بن فلاں ہے دنیا میں اسے جس سب سے اچھے نام سے بلایا جاتا تھا حتی کہ وہ اسے آسمان دنیا تک جاکر اسے کھلواتے ہیں تو کھول دیا جاتا ہے تو اسے ہر آسمان والے دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں حتی کہ ساتویں آسمان تک جاتے ہیں تو اللہ تعالی فرماتے ہیں میرے بندے کی کتاب اعلی علیین میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو بلاشبہ میں نے انہیں اسی میں پیدا کیا اور اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر اسی میں سے نکالوں گا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے اور اسے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالی ہے، وہ اسے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ اس سے سوال کرتے ہیں اس شخص کے بارہ میں تیرا کیا خیال ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا وہ جواب دے گا وہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ اس سے سوال کرتے ہیں تیرا علم کیا ہے وہ جواب دیتا ہے میں نے کتاب اللہ کو پڑھا تو اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی تو آسمان میں آواز لگائی جاتی ہے کہ میرے بندے نے سچ بولا اس کے لیے جنت کا بستر لگاؤ اور جنتی لباس پہناؤ اور جنت کی طرف دروازہ کھول دو ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سے جنت کی ہوائیں اور خوشبو آتی ہے اور حد نگاہ تک اس کی قبر وسیع ہو جائے گی، اور فرمایا کہ اس کے پاس خوبصورت وجیہ شکل اور خوبصورت لباس اور اچھی خوشبو میں ایک شخص آکر کہتا ہے خوش ہو جاؤ یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا، تو وہ اسے کہے گا تو کون ہے تیرے چہرے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تو خیر لانے والا ہے، وہ جواب دے گا میں تیرے اعمال صالحہ ہوں، وہ شخص کہے گا اے رب قیامت قائم کردے حتی کہ میں اپنے گھر اور مال میں چلا جاؤں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بلاشبہ جب کافر اس دنیا سے آخرت کی طرف جارہا ہوتا ہے تو اس آسمان سے اس کے پاس سیاہ چہروں والے کھردرا ٹاٹ لیے آتے اور اس کے پاس حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا اور کہتا کہ اے خبیث روح اپنے رب کے غصہ اور غضب کی طرف نکل ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو وہ روح پورے جسم میں پھیل جاتی ہے تو اسے جسم سے اس طرح کھینچا جاتا ہے جس طرح کہ بھیگی ہوئی روئی سے سلاخ کھینچی جاتی ہے، تو وہ اسے پکڑ کر پلک جھپکتے ہی اس کھردرے ٹاٹ میں رکھ دیتے ہیں اور اس سے زمین پر پائے جانے والے گندے ترین مردار کی طرح بدبو آتی ہے تو وہ اسے لیکر اوپر چڑھتے ہیں وہ فرشتوں میں سے جس کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ کہتا کہ یہ کس کی گندی روح ہے تو وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں اس نام ساتھ جو زمین میں قبیح ترین نام اسے دیا جاتا تھا حتی کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچتے اور اسے کھلواتے ہیں لیکن نہیں کھولا جاتا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کا یہ فرمان پڑھا :

{ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ اس وقت تک جنت میں بھی نہیں داخل ہوسکتے حتی کہ سوئی کے نکے میں اونٹ داخل ہو جائے}.

تواللہ تعالی فرمائیں گے کہ اس کی کتاب سب سے نچلی زمین میں سجین کے اندر لکھ دو تو اس کی روح کو اوپر سے ہی پھینک دیا جائے گا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :

.{اور جو بھی اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے آسمان سے گرے تو اسے پرندے اچک لے جائیں یا پھر اسے ہوا کسی دور دراز مقام پر پھینک دے.}

تو اس کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آکر بٹھاتے اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ جواب میں کہتا ہے ہائے مجھے تو کوئی علم نہیں، وہ اسے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب دیتا ہے ہائے مجھے تو کچھ علم نہیں، وہ اسے کہتے ہیں اس شخص کے بارہ میں تو کیا کہتا ہے جو تمہارے اندر مبعوث کیا گیا، وہ جواب کہتا ہے ہائے مجھے تو اس کا علم نہیں، تو آسمان سے یہ آواز لگائی جاتی ہے کہ :

اس کے لیے آگ کا بستر لگا دو اور آگ کی طرف دروازہ کھول دو تو اس سے اس کی گرمی اور دھواں اور بدبو آتی ہے اور قبر اس پر اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں، اور اس کے پاس ایک قبیح الشکل گندے اور بدبودار کپڑوں میں ملبوس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے تجھے تیری ناپسندیدگی کی خوشخبری ہے یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے سوال کرے گا تو کون ہے؟ تیرا تو چہرہ ہی ایسا ہے جو شر ہی شر لاتا ہے وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں تیرے برے اعمال ہوں، تو وہ کہے گا اے رب قیامت قائم نہ کر۔ مسند امام احمد حدیث نمبر (17803) اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اور آخری زمانے میں اللہ تعالی ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کر لے گی اس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ملتا ہے :

نواس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اور نزول عیسی علیہ السلام کا ذکر کیا اور عیسی علیہ السلام کی زندگی میں اچھی معیشت اور ان کے بعد اس وقت لوگوں کی سعادت کا بھی ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تو وہ اسی حالت میں ہوں گے تو اللہ تعالی ایک اچھی ہوا بھیجے گا جو انہیں ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور سب سے شریر ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح سر عام مجامعت کریں گے تو ان پر قیامت قائم ہوگی۔ صحیح مسلم (5228)۔

اور نیند (جسے موت صغری کہا جاتا ہے) کے وقت بھی روح قبض ہوتی ہے لیکن اسے کلی طور پر قبض نہیں کیا جاتا اسی لیے سویا ہوا شخص بقید حیات اور زندہ ہوتا ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہوتا ہے انہیں روک لیتا اور دوسری روحوں کو ایک مقرر وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے، بلاشبہ اس میں غور کرنے والوں کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں}. الزمر (42)۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا :

جب وہ سونے کے لیے لیٹے تو یہ دعا پڑھے :

(بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)

میرے رب تیرے ہی نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا اور تیرے ہی ساتھ اٹھاؤں گا پس اگر تو میر جان روک لے تو اس پر رحم کر اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک اور صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے ۔

اور جب وہ نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے :

(الحَمْدُ لِلّهِ الّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ)

اس ذات کی حمد و تعریف ہے جس نے میرے جسم کو عافیت سے نوازا اور میری روح کو مجھ پر لوٹایا اور اپنے ذکر کی اجازت دی ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد حسن قرار دیا ہے سنن ترمذی (3323) ۔

روح کے متعلقہ یہ چند آیات اور احادیث صحیحہ تھیں جو آپ کے سامنے ذکر کی گئی ہیں امید ہے کہ سائل اس کی راہنمائی سے راہ حق اور دین اسلام پر چلے گا ۔

آپ کا سوال کرنے پر شکریہ ۔

واللہ تعالی اعلم

.